

، ٹوٹ جا 4B ہے

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

;

۴

عجز میں ایسی ہیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ان کا جاننا ہر مسلمان شخص پر ضروری ہے تاکہ وہ ان سے اجتناب کرے۔ وہ اشیاء درج ذیل ہیں :

لمو 50 گرام) کھانا دے۔

بوسہ لینے چھونے بار بار دیکھنے یا مشت زنی کے سبب اگر مہنی خارج ہو گئی تو اس کا روزہ ضائع اور باطل ہو جائے گا جس روز اس نے یہ کام کیا اس سن کی قضا دے گا البتہ اس پر کفارہ نہیں کیونکہ کفارہ جماع کرنے کی صورت میں ہوتا ہے۔ [1]

اگر نیند کی حالت میں احتلام ہو گیا تو اس کے ذمے نہ قضا ہے اور نہ کفارہ کیونکہ اس میں اس کا اختیار شامل نہ تھا البتہ اس پر غسل کرنا فرض ہے۔

مأ یعنی ارادہ کر کے کھانے پینے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿١٨٧﴾ ... سورة البقرة

ماتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو۔" [2]

البتہ اگر کسی شخص نے بھول کر کچھ کھانی لیا تو اس کا روزہ متاثر نہ ہوگا حدیث شریف میں ہے۔

سَيِّئٌ وَهُوَ صَاحِبُ قَاكُلٍ أَوْ شَرِبَ فَلْيَلْمُوا صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ

نے بھول کر کچھ کھاپی لیا تو وہ اپنا روزہ (جاری رکھ کر) مکمل کرے کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔ [3]

۷. پیٹ میں پانی وغیرہ پہنچانے (سقوط) سے بھی روزہ فاسد ہو جاتا ہے رگ کے ذریعے سے پیٹ میں غذا پہنچانے (ڈرپ لگوانے) سے یا جسم میں خون پہنچانے سے بھی روزہ فاسد اور ضائع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح غذا کے لیے ٹیکہ بھی روزے کو ختم کر دیتا ہے۔ بیماری وغیرہ کے لیے ٹیکہ لگوانے سے اعتبار کتاب

ہریک الی مالایریک

میں تجھے تردو اور شک ہو اسے چھوڑ کر وہ صورت اختیار کر جس میں تجھے تردو اور شک نہ ہو۔" [4]

نگلی ٹھوانے خصد کروانے یا کسی مریض کو دینے کے لیے خون منگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے البتہ اگر تجربہ یا تجربہ کے لیے تھوڑا سا خون نکال لیا تو روزے پر اس کا اثر نہ ہوگا اور روزہ قائم رہے گا۔ اسی طرح اگر کسی ایسی صورت میں بدن سے خون نکل آیا جس سے روزے دار کا اپنا اختیار نہیں بلکہ وہ مجبور ہے تو

مید اور ارادۃ قلانی کی صورت پیدا کی گئی تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا البتہ اگر خود بخود وقفے آگئی تو روزہ قائم رہے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

ثُمَّ قَالَ: أَيْ: عَلِيٍّ - فَعَلِمْتُ عَلَيْهِ قَتْلَهُ، وَمِنْ اسْمَيْهَا: عَمْرٍا فَعَلِمْتُ

جسے خود بخود آگئی اس پر روزے کی قننا نہیں اور جس نے قننا اُسے کی تو وہ قننا دے۔ [5]

روزے دار کو روزے کی حفاظت کرتے ہوئے سر نہ ڈالنے اور آنکھوں میں دوائی کے قطرے وغیرہ ڈالنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ [6]

لڑتے ہوئے گلی کرتے یا ناک میں پانی چڑھاتے وقت مبالغہ نہ کیا جائے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

”اِنَّ صَلَاقِي اِنَّ عَنِّي عَنِّي مَا عَنَّا“

لڑتے وقت (ناک میں پانی خوب چڑھاؤ مگر جب تم روزے کی حالت میں ہو) تو ایسا مت کرو۔ [7]

اس کی وجہ یہ ہے کہ ناک کے ذریعے سے پانی بیٹ تک پہنچ جاتا ہے۔

دن کے شروع یا آخر میں مسواک کرنے سے روزے پر کچھ اثر نہیں پڑتا بلکہ روزے دار کے لیے مسواک کرنا مستحب اور پسندیدہ ہے۔

اگر گرو غبار یا مٹی وغیرہ اڑ کر طبع تک پہنچ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

وبھوٹ، خبیث، پھٹی، گالی گھونچ سے ہر صورت بچنا چاہیے۔ اگر اس سے کوئی شخص گالی گھونچ کرے تب بھی وہ (دوسرے) کہہ دے (اپنی صائم) میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ [8]

اُگ ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں کھانا پینا بھجودینا آسان ہوتا ہے لیکن ان کے لیے جن برے نیچے اور غلیظ اقوال و افعال کے وہ عادی ہوتے ہیں ان کو بھوڑنا آسان نہیں ہوتا بنا بریں بعض سلت صحابین کا قول ہے: ”آسان ترین روزہ کھانے پینے کا بھوڑنا ہے۔“

ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے اندر اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرے۔ اپنے رب کی عظمت و بزرگی کا خیال رکھے اور یہ ایمان و یقین رکھے کہ وہ ہر وقت اور ہر حال میں اپنے مالک کی نگاہ میں ہے نیز روزے کو فائدہ اور ضائع کرنے والی اور اس کے ثواب میں کمی کرنے والی چیزوں سے محتفظ رکھنے کی ہر پرکوش

سے دار کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور قرآن مجید کی تلاوت میں خود کو مشغول رکھے۔ کثرت سے نوافل پڑھے سلت صحابین کا یہ انداز تھا کہ جب وہ روزہ رکھتے تو زیادہ سے زیادہ وقت مساجد میں گزارتے اور کتب تاب ہم اپنے روزوں کی حفاظت کریں گے اور کسی کی خبیث نہ کریں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

و علیہ وسلم پر قرآن پڑھنا اور اہل قرآن کو دعا دینا اور شراپہ

زے دار نے حالت روزہ میں بھوٹی یا تہیں کرنی اور ان پر عمل کرنا نہ بھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا بھجورنے سے کوئی سر و کار نہیں۔ [9]

اس کی وجہ یہ ہے کہ روزہ رکھنے کی حالت میں جائز خواہشات کو بھجور دینے سے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کا انتہائی قرب اس وقت ہوتا ہے جب انسان ان چیزوں کو بھجورتا ہے جو اس کے رب نے ہر حال میں حرام کی ہیں مثلاً: بھوٹ ظلم اور لوگوں کے خون مال اور عزت میں ظلم و زیادہ

ہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

”یٰ مَہْدِیُّ لَمْ یُخْلَبْ سَعًا وَفُتُوْرًا“

رحالت عبادت میں ہوتا ہے جب تک وہ کسی مسلمان کی خبیث نہیں کرتا یا اسے تکلیف نہیں دیتا۔ [10]

نبی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

”اَمِّنْ مِنْ غَلٍّ یَاکُلُ لَوْنِ اِنْسَانٍ“

زہ نہیں رکھا جو (خبیث کرے) لوگوں کا گوشت کھاتا ہے۔ [11]

زے دار کے لیے ضروری ہے کہ روزے کی حالت میں ان اشیاء سے اجتناب کرے جو روزہ نہ رکھنے کی حالت میں جائز ہیں (مثلاً: کھانا پینا جماع کرنا) جو اشیاء ہر حال میں حرام ہیں انہیں ترک کرنا پھر اولی ضروری سے تاکہ اس کا شمار ان لوگوں میں ہو جو روزے کا پورا پورا حق ادا کرنے والے ہیں۔

روزے کی قننا کے احکام

جس شخص نے شرعی مذکر کی وجہ سے روزہ نہ رکھا یا توڑ دیا یا کسی حرام کام مثلاً: جماع وغیرہ کے ارتکاب سے روزہ فاسد اور ضائع کر لیا تو اس پر قننا لازم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فَمَنْ اٰتَمَّ اٰخِرَ... ۱۸۵... سورۃ البقرۃ

اں میں گفٹھ کو پورا کر لے۔ [12]

قننا کی ادائیگی میں جلدی کرنا مستحب ہے تاکہ ذمے داری ختم ہو جائے نیز قننا میں تسلسل قائم کرنا مستحب ہے کیونکہ قننا ادا کے مطابق ہوتی ہے قننا کو فوراً ادا کرے نہیں کر سکا تو آئندہ ادا کرنے کا عزم یا بھرم ہونا چاہیے اگر پھر بھی کسی وجہ سے تاخیر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ روزے کی ادائیگی کے وقت +

نبی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے :

”وَلَنْ یَّغْفِرَ لَکُمْ رَبُّکُمْ مَا فَعَلْتُمْ حَتّٰی تَذُکُّرُوْا“

سے رمضان کے روزوں کی قننا ہوتی تو میں شعبان سے پہلے قننا نہیں دے سکتی تھی۔ [13]

محرم کی روایت میں راوی کے وضاحتی الفاظ ہیں :

”فَکَانَ رَمَضَانَ لَمْ یُطْلَقْ عَلَیْہِ وَطِلْمُ“

ا۔ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہوتا تھا۔ [14]

اس روایت سے ثابت ہوا کہ روزے کی قضا میں وقت کی خاصی وسعت ہے۔ آئندہ رمضان شروع ہونے سے پہلے پہلے قضا دی جاسکتی ہے۔

اگر قضا میں اس قدر تاخیر ہوگئی کہ اگلا ماہ رمضان بھی شروع ہوگیا تو وہ شخص موجودہ رمضان کے روزے رکھے جبکہ گزشتہ رمضان کے بھونٹے ہوئے روزے بعد میں رکھے۔ اگر یہ تاخیر کسی شرعی عذر کی وجہ سے ہوئی ہے تو صرف روزوں کی قضا دے اور اگر کوئی شرعی عذر نہ تھا تو وہ قضا بھی دے اور بطور کفارہ۔

ی شخص کے ذمے رمضان کے روزوں کی قضا تھی لیکن اگلا رمضان آنے سے پہلے ہی وہ فوت ہوگیا تو اس کے ذمے کچھ نہیں کیونکہ جس وقت وہ فوت ہوا اس وقت قضا میں تاخیر جائز تھی۔ اگر وہ رمضان جدید کے بعد فوت ہوگیا تو اگر قضا کی تاخیر کا سبب کوئی شرعی عذر (مرض یا سفر) تھا تو اس کے ذمے کوئی شخص مرگیا اور اس کے ذمے کسی کفارے کے روزے تھے مثلاً: ظہار کے کفارہ کے واجب روزے تھے یا حج تمتع میں قربانی نہ کرنے کی وجہ سے روزے واجب تھے تو میت کی طرف سے روزے نہ رکھے جائیں بلکہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلادیا جائے جو اس کے ترکہ سے ادا ہو کیونکہ:

کوئی شخص فوت ہوگیا اور اس کے ذمہ نذر کے روزے تھے تو مستحب یہ ہے کہ اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے کیونکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں روایت ہے:

"باعت امر اذالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاقت: یا رسول اللہ ان امی مات وعلیہا مہ نذر، اقامہ منہ اقال: یا رایت لو کان علی اکب دین قتیلہ، اکان یذنی بکب منہ؟ طاقت: نعم، قال: فصری من اکب۔"

میں ایک عورت آئی اور کہا: میری ماں فوت ہوگئی ہے اور اس کے ذمے نذر کے روزے تھے تو کیا میں اس کی طرف سے وہ روزے رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو کیا تو اس کو ادا کر دیتی تو وہ اس کی طرف سے ادا ہوتا یا؟ تو اس عورت نے کہا: ہاں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نذر کے روزے رکھے جائیں۔ اصلی فرض روزے نہ رکھے جائیں یہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کا مسلک ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی یہی منقول ہے علاوہ ازیں دلیل و قیاس بھی اس کا مقتضی ہے کیونکہ شریعت کے کسی حکم سے نذر واجب جتنا اللہ علیہ فرماتے ہیں:" ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے یہ امام احمد اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کا مسلک ہے اور یہی درست ہے نذر کا ذمہ اس نے خود اٹھایا ہے لہذا موت کے بعد اسے ولی ادا کرے البتہ رمضان المبارک کے روزے عاجز اور معذور شخص پر فرض نہیں بلکہ عاجز کے لیے

بڑھاپے اور بیماری میں روزے کے احکام

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر ماہ رمضان کے روزے فرض قرار دیے ہیں جو حضرات معذور نہیں وہ انہیں وقت پر ادا کریں معذور افراد قضا دیں بشرطیکہ دوسرے دنوں میں قضا کی طاقت رکھتے ہوں یہاں ایک تیسری قسم کے افراد بھی ہیں جو ادا کی طاقت رکھتے ہیں نہ قضا کی۔ اس قسم میں وہ شخص داخل ہے جو بہت رتالی کا ارشاد ہے:

لَيْسَ اللَّهُ قَسْطًا إِلَّا وَرَحْمَةً... ۲۸۶... سورۃ البقرۃ

الٰہی کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔" [1۶7]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَيْسَ... ۱۸۴... سورۃ البقرۃ

یا کی طاقت رکھنے والے دلہ یہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں۔" [18۱]

س رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے:" اس آیت کا حکم اس بوڑھے مرد اور عورت کے لیے ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔" [19۱]

لیکن جس نے کسی عارضی عذر کی بنا پر روزہ چھوڑا جیسے مسافر یا وہ مرلیں جس کے تندرست ہونے کی کوئی امید ہو یا حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت جسے اپنے وجود یا اپنے بچے کی کمزوری کا خوف ہو یا حیض و نفاس والی عورت جو ان تمام پر روزے کی قضا لازم ہے۔ جس قدر ان کے روزے بھوٹ جائیں گے اس کو تعالیٰ کا ارشاد ہے:

مَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ... ۱۸۵... سورۃ البقرۃ

ما رہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیے۔" [20۱]

ہ مرلیں جسے روزہ رکھنے سے تکلیف ہو یا وہ مسافر جس سفر میں اس کے لیے قہر کرنا جائز ہو ان کا روزہ چھوڑنا مسنون عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہی کے حق میں فرمایا ہے۔

فَعِدَّةٌ... ۱۸۴... سورۃ البقرۃ

ما رہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیے۔" [21۱]

وہ روزہ چھوڑ دے اور جتنے روزے چھوڑے ہیں ان کی گنتی کے برابر بعد میں روزے رکھ لے جسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَعِدَّةٌ... ۱۸۵... سورۃ البقرۃ

راوہ ہمارے ساتھ آسانی کا ہے سختی کا نہیں۔" [22۱]

یم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کاموں میں سے کسی ایک کے کرنے کا اختیار ملتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آسان کام اختیار کرتے۔ بخاری و مسلم کی روایت ہے:

بنی العاصم فی السفر"

ما روزہ رکھنا نیکی کا کام نہیں۔" [23۱]

اگر مسافر یا مرلیں جس کے لیے روزہ رکھنا مشکل ہونے روزہ رکھا لیا تو اگر بہت کے باوجود ان کا روزہ درست ہوگا البتہ جائزہ اور نفاس والی عورت کے لیے روزہ رکھنا حرام ہے۔

بچے کو دودھ پلانے والی اور حاملہ جتنے روزے چھوڑے گی دوسرے دنوں میں ان کی قضا دے جس نے بچے کی پرورش کے پیش نظر روزے چھوڑ دیے تو وہ روزوں کی قضا کے ساتھ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کے کھانے کا کفارہ بھی دے۔ [24۱]

ہ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا فتویٰ ہے کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی دونوں عورتیں اپنے بچوں کے بارے میں اگر کوئی خطرہ محسوس کریں تو وہ روزے چھوڑ دیں اور ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائیں ان کا کھانا کھانا روزوں کی ادا کے ی شخص کو بلاکت اور موت سے بچانے کی خاطر روزہ توڑا جاسکتا ہے مثلاً: اگر کوئی پانی میں ڈوب رہا ہے تو اس کو بچانے کی خاطر نہر دیا وغیرہ میں کو دجانا۔

۔ (1) سنہ (2) مرض (3) حیض (4) روزہ رکھنے سے کسی کی بلاکت کا خوف ہو جیسے دودھ پلانے والی یا حاملہ عورت یا غرق ہونے والے کو بچانا۔ "

ان کے لیے ضروری ہے کہ فرض روزے کی نیت رات ہی کو کرے مثلاً: رمضان المبارک کا روزہ کفارے کا روزہ مذکر کا روزہ وغیرہ نیت کا طریقہ یہ ہے کہ دل میں ارادہ کرے کہ وہ صبح رمضان کا یا اس کی قضا کا روزہ رکھے گا یا صبح کو مذکر یا کفارے کا روزہ رکھے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

«إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَالَ اللَّهُ لِيَوْمِي يَا نَبِيَّ»

کا دارودار نعمتوں پر ہے۔ ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق بدلے گا۔ " [26]

الیٰ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«مَنْ لَمْ يَجْعَلْ لِلصَّيَامِ قِيْلًا فُتُوحًا صِيَامًا»

س نے طلوع فجر سے پہلے رات کو روزہ رکھنے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں۔ " [27]

اس روایت کی روشنی میں فرض روزے کی نیت رات کو کرنا ضروری ہے۔ اگر کوئی دن چڑھے بیدار ہوا اور اس نے طلوع فجر کے بعد کچھ نہ کھایا یا پھر اس نے روزے کی نیت کر لی تو اس کا روزہ ہوگا البتہ نفل روزہ اس طرح رکھا جاسکتا ہے۔

دن کو جو سکتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ایک روز میرے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا:

قَالَ: «كُلُّيْئَانٍ مَاتَ»

ہے؟ میں نے کہا نہیں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تب میرا روزہ ہے۔ " [28]

روایت سے ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے روزے کی حالت میں نہ تھے تبھی نوکھانا طلب کیا اور اس حدیث میں یہ دلیل بھی موجود ہے کہ نفل روزے کی نیت میں صبح تک تاخیر کرنا جائز ہے اسی طرح یہ بھی واضح ہوا کہ عدم جواز کی روایات فرض روزے کے ساتھ خاص ہیں۔

نفلی روزے کی نیت دن کے وقت جب درست ہے جب نیت سے پہلے روزے کے منافی کام یعنی فجر ثانی کے بعد کچھ کھایا یا وغیرہ جو روزہ نہ ہوگا۔

[1]۔ دیکھیے المعنی والشرح الکبیر 3/49۔

۔ [2]: 187/2۔

سیدنا [3]: 1155۔

سیدنا [4]: 2518۔

[5]: 7202380۔ واللہ اعلم۔

[6]۔ مصنف نے اس کی کوئی دلیل پیش نہیں کی جبکہ صحیح یہی ہے کہ سرمد دوئی ڈالنا جائز ہے۔ (صارم)

ج۔ [7]: 142 وجامع الترمذی الصوم باب ما جاء فی کراهیہ مباہلہ الاستغاثی للصائم حدیث 788۔

۔ [8]: 1894۔

[9]۔ صحیح البخاری الصوم باب من لم یخرج قول الزور والعلل فی الصوم حدیث 1903۔

[10]: 3528۔

۔ [11]: 4451۔

۔ [12]: 184/2۔

فی [13]: 1146۔

[14]۔ صحیح مسلم الصیام باب جواز تاخیر قضاء رمضان حدیث 1146۔

فی [15]: 294864 (د)۔

ج۔ [16]: 1148۔ واللہ اعلم۔

۔ [17]: 2/286۔

۔ [18]: 2/184۔

۔ [19]: 4505۔

[\[20\]](#): 2/185-

[\[21\]](#): 2/185-

[\[22\]](#): 2/185-

[\[23\]](#): 11151946-

[\[24\]](#) مؤلف کا یہ مسئلہ جلد اول ہے جلد اول اور مرصعہ دوسرے دنوں میں ان روزوں کی قضا دے۔ اگر اس کی طاقت نہیں رکھتی تو پھر ہر روز سے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے دیکھیے (الباب ص (ع۔ د))

[\[25\]](#): 3/190-

[\[26\]](#) 1۔ و صحیح مسلم الامارۃ باب قولہ انما الاعمال بالنیۃ

[\[27\]](#): 23334/203 بحوالہ رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہما۔

[\[28\]](#): 1154-

ما عہدی واللہ اعلم بالصواب

[قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام ومسائل](#)

روزوں کے مسائل: جلد 01: صفحہ 322